15-8-95
لاہور

ہفت روزہ
ندائے خلافت

جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 33 — 11تا17 ربیع الاول 1416ھ — 9تا15 اگست 95ء

پاکستان میں جاگیرداری کا خاتمہ "اجتہادِ فاروقی" پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے

اسلام کے نام پر قائم ہونے والی نظریاتی مملکت میں ثقافت کی آڑ میں ڈانس اکیڈمیاں قائم کرنا اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد

امریکہ پاکستان میں کتاب و سنت پر مبنی نظام خلافت کے قیام میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ عوامی جدوجہد کے آگے امریکہ سمیت دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی

لاہور (پ ر) 4ر اگست۔ اسلام کے عالمی غلبے کا آغاز پاکستان اور افغانستان کی سرزمین سے ہو گا اور خراسان کے علاقے سے نکلنے والا لشکر ہی بیت المقدس کو یہودی قبضے سے آزاد کرائے گا۔ امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضورؐ کے زمانے کا "خراسان" پاکستان' ایران' افغانستان اور ترکستان کے علاقوں پر مشتمل ہے اب اسی خطے سے نظام خلافت کا احیاء ہو گا۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا وطنی قومیت کا تصور دو قومی نظریے کی نفی کے مترادف ہے یہی دو قومی نظریہ پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے مگر افسوس ناک امر یہ ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ہم نے نہ صرف قیام پاکستان کے مقاصد سے روگردانی اختیار کر رکھی ہے بلکہ کامل وفاداری کے ساتھ ہم ابھی تک انگریز کے عطا کردہ نظام کی پوری فرمانبرداری کر رہے ہیں۔

ملک کے سیاسی عدم استحکام کی وجہ پارلیمانی نظام حکومت ہے جس میں قائد ایوان کو ارکان اسمبلی کو "زیر دام" رکھنے کے لئے ہر وقت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پاکستان کے مخصوص حالات کی وجہ سے پارلیمانی نظام کی بجائے صدارتی نظام ہمارے لئے زیادہ موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ نظام خلافت کے بھی قریب تر ہے۔ نظام خلافت کے قیام ہی سے ملک و ملت ترقی کی جانب گامزن ہوں گے۔

انہوں نے کہا صدارتی نظام میں پارلیمنٹ' انتظامیہ اور عدلیہ تینوں شعبے اپنی آزاد حیثیت سے کام کرتے ہیں جب کہ پارلیمانی نظام میں یہ شعبے باہم گڈ مڈ ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا صدارتی نظام کے قیام سے پہلے چھوٹے صوبے بنائے جائیں جس سے نہ صرف صوبائی عصبیت کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ کراچی کا مسئلہ بھی اسی سے حل ہو سکتا ہے۔ صوبوں کے موجودہ نام بھی احمقانہ ہیں شمالی مغربی سرحدی صوبہ جس کی نمایاں

باقی صفحہ 3

تنظیم اسلامی کے رفقاء کے لئے مبتدی تربیت گاہ منعقد ہوئی

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کے مرکزی شعبہ تربیت کے زیر اہتمام مبتدی رفقاء کے لئے ہفت روزہ تربیت گاہ منعقد ہوئی۔ تربیت گاہ میں پشاور' جہلم' راولپنڈی' اسلام آباد' گجرات' سرگودھا' میانوالی' فیصل آباد' دیر' گوجرانوالہ' آزاد کشمیر' نارووال' سکھر' منڈی بہاؤالدین' ملتان' چکوال اور لاہور کے علاوہ دیگر کئی مقامات سے 65 کے قریب رفقاء نے شرکت کی۔ مختلف موضوعات پر رحمت اللہ بٹر' حافظ محمد اقبال' چودھری غلام محمد' ڈاکٹر عبدالخالق اور عبدالرزاق نے شرکائے تربیت سے خطاب کیا۔

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس لاہور میں ہوں گے۔

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس مشاورت کے الگ الگ اجلاس علی الترتیب 67-A علامہ اقبال روڈ لاہور اور قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہوں گے۔ مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس 10 سے 11ر اگست کو ہو گا جبکہ شوریٰ کا اجلاس 12 سے 13ر اگست کو ہو گا۔

قلعہ کالر والا میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ منعقد ہوا

فیروزوالا (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ میں واقع قلعہ کالر والا میں اگست کے پہلے دن بعد نماز عشاء امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا جس میں 500 سے زائد احباب نے شرکت کی۔ امیر محترم نے رات وہیں قیام کیا۔ صبح نماز فجر کے بعد سوال و جواب پر مبنی مختصر نشست بھی ہوئی۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بھی اس دورے میں امیر تنظیم کے ہمراہ تھے۔

امیر تنظیم اسلامی کی لاہور غربی کے رفقاء سے خصوصی ملاقات

فیروزوالا (نمائندہ خصوصی) یکم اگست کو قلعہ کالر والا میں منعقدہ جلسہ عام میں خطاب کے لئے جاتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے رفقائے تنظیم اسلامی لاہور غربی سے خصوصی ملاقات کی۔ یہ ملاقات جی ٹی روڈ پر واقع ایک فیکٹری "ناصر میٹل کرافٹ" میں ہوئی' جس میں لاہور غربی کے رفقاء کے علاوہ چند احباب نے بھی بطور خاص شرکت کی۔

امیر محترم نے رفقاء اور احباب سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا۔ فیکٹری ہذا کے مالک جناب ناصر صاحب اس پروگرام کے میزبان تھے۔ بعد ازاں امیر محترم نے شاہ خالد ٹاؤن میں نو تعمیر شدہ مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی اور بعد ازاں قلعہ کالر والا میں خطاب کے لئے تشریف لے گئے۔ لاہور غربی کے رفقاء نے تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے رفقاء کو امیر محترم سے خصوصی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے زیر اہتمام 21ر جولائی بروز جمعہ ایک روزہ پروگرام منعقد ہوا۔ مقررہ وقت پر 18 رفقاء شریک پروگرام ہوئے۔ پہلا پروگرام درس حدیث کا تھا جو محمد مبشر صاحب نے دیا۔ موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان کے ہر عمل کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول اعمال وہی ہیں جو ریاکاری سے پاک ہوں۔ علاوہ ازیں موصوف نے کہا کہ آخر ہم یہاں کیوں اکھٹے ہوئے ہیں؟ کوئی دنیاوی غرض نہیں اور نہ ہی کسی کو دکھانے کے لئے بلکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف اقامت دین کی جدوجہد ہے۔

باقی صفحہ 2

یوم آزادی کے حوالے سے حلقہ لاہور کا دعوتی پروگرام

حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام 14ر اگست کو بعد نماز عصر مینار پاکستان کے پارک میں "یوم آزادی" کے حوالے سے مختلف پروگرام ہوں گے جس میں پاکستان میں نظام خلافت کے قیام کے لئے اجتماعی دعا ہو گی بعد ازاں پارک ہی میں کئی ایک کارنر میٹنگز ہوں گی اور بڑی تعداد میں تنظیمی لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے گا۔ عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہو گا۔

حلقہ خواتین لاہور کا سہ ماہی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین لاہور کا سہ ماہی اجتماع ان شاءاللہ العزیز 16ر اگست ۱۹۹۵ء بروز بدھ قرآن اکیڈمی لاہور میں شام 3 بجے تا مغرب منعقد ہو گا جس میں حلقہ لاہور کی تمام رفیقات تنظیم کی شرکت لازم ہے۔

جماعت سازی کے لئے بیعت کا طریق اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مولانا اصلاحی

ماہ جون 95ء میں تنظیم اسلامی کے پانچ رفقاء نے جن میں اکثریت قرآن کالج کے طلباء کی تھی مولانا امین احسن اصلاحی مدظلہ سے ملاقات کی اور ان سے اقامت دین اور جماعت سازی کے حوالے سے بعض سوالات کئے۔ مولانا کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

کسی بھی کام کے لئے جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی بھی کام (اجتماعیت) جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتا نیز جماعت سازی کے لئے بیعت کا طریق اختیار کیا جا سکتا ہے کیونکہ جب بھی لوگ کسی مقصد کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں تو یہ آپس میں ایک وعدہ ہی کرتے ہیں۔ یہ تو اس کام کی نوعیت پر منحصر ہے جس کے لئے اجتماعیت قائم کی گئی ہو۔ ورنہ خواہ مخواہ یہ طریق اختیار کرنا ٹھیک نہیں۔

نوید احمد عباسی

حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی اجتماع قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہو گا۔

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تمام تنظیموں کے رفقاء کا خصوصی تنظیمی اجتماع 16ر اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہو گا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ پروگرام میں خصوصی خطاب فرمائیں گے۔

امیر تنظیم اسلامی امریکہ کا دورہ کریں گے

لاہور (نامہ نگار) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ ماہ اگست کے تیسرے ہفتے سے بیرونی دورے پر امریکہ روانہ ہوں گے۔ اپنے اس دورے میں امیر محترم مختلف جگہوں پر تنظیمی و دعوتی اجتماعات سے خطاب کریں گے۔

لاہور غربی کے رفقاء سے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے خصوصی ملاقات کی جس میں نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق بھی موجود تھے۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت

اداریہ

کرپشن

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

آج کل کرپشن کا ذکر عام ہے۔ ہر جگہ اور ہر محفل میں اس کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ شاید اس لئے کہ اب یہ وبا کی صورت اختیار کر چکی ہے اور اس سے بچ نکلنے کا راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ چند روز قبل شہر لاہور کے دانشور' ارباب علم و بصیرت ایک طے شدہ میٹنگ میں ایجنڈے کے مطابق گھنٹوں اس صورت حال کے ممکنہ حل پر غور و فکر کرتے رہے۔ جتنی تجاویز و تدابیر سامنے آئیں ان کی نوعیت ایسی تھی کہ وہ مذکورہ وبا کے پھوٹنے سے پہلے تو غالباً کارگر ہو جاتیں مگر اب جبکہ کرپشن ہمارے قومی ڈھانچے میں سرایت کر چکی ہے ان تجاویز کو بروئے کار لانا انتہائی مشکل کام ہو گا۔ برائی کو عام ہونے سے پہلے ہی روکنا دور اندیشی ہے۔ اگر ظاہر ہونے لگے تو اس کا فوری اور موثر تدارک وقت شناسی کا تقاضا ہے لیکن جب وبا کی شکل میں پھوٹ پڑے تو قوم کی غفلت پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں اخلاقیات کے ڈھانچے کی بنیاد ہی انسدادی عمل (Prevention) پر مبنی ہے۔

کرپشن صرف رشوت ہی کا نام نہیں بلکہ معاشرے میں ہر وہ فعل جو مسلمہ قانون اور معروف طرز حیات کے منافی ہو کرپشن کہلائے گا۔ حق کی مخالفت' بداخلاقی' ناجائز آمدنی' رشوت ستانی' بدعنوانی سب کرپشن کی مختلف شکلیں ہیں۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہماری واضح اکثریت کسی نہ کسی طرح کرپشن میں ملوث ہے۔ امیر ہو یا غریب۔ دونوں طبقے مجبوری کا شکار ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ امیر کو ہوس کی مجبوری ہے اور غریب کو زندہ رہنے کی مجبوری۔ امیر کی ہوس قبر کی مٹی ہی مٹا سکتی ہے اور موجودہ حالات میں غریب اپنی مجبوری سے چھٹکارا دم نکلنے پر پا سکتا ہے۔ وطن عزیز میں سفید پوش اور غریب تو خوشحال طبقے کی بداعمالی کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اس لئے کہ قوموں کی تقدیر کے فیصلے کا انحصار غرباء کے اعمال پر نہیں ہوتا بلکہ خوشحال طبقے کے کردار پر منحصر ہوتا ہے۔ قدرت کی طرف سے قوم کو اس وقت سزا ملتی ہے جب اس قوم کا خوشحال طبقہ' کھاتے پیتے لوگ' بارسوخ و با اقتدار افراد فسق و فجور کو اپنا لیتے ہیں۔ اگر بوڑھا بدکاری کا مرتکب ہو' عالم جہالت کی راہ اپنائے' حاکم ظلم پہ تل پڑے' عدالت انصاف نہ کرے' امیر بخل کرنے لگے تو قدرت اس قوم پر سزا لازم کر دیتی ہے۔ قرآن اس کی گواہی دیتا ہے' سورۃ بنی اسرائیل' آیت 16۔ ارشاد ربانی ہے "جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں' تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں"۔ اس آیت کریمہ میں جس حقیقت پر متنبہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک معاشرے کو آخر کار جو چیز تباہ کرتی ہی وہ اس کے کھاتے پیتے' خوشحال لوگوں اور اونچے طبقوں کا بگاڑ ہے۔ جب کسی قوم کی شامت آنے کو ہوتی ہے تو اس کے دولت مند اور صاحب اقتدار لوگ فسق و فجور پر اتر آتے ہیں' ظلم و ستم اور بدکاریاں اور شرارتیں کرنے لگتے ہیں اور آخر یہی فتنہ پوری قوم کو لے ڈوبتا ہے۔ ہمارے ہاں امیر و غریب کی زندگیوں میں اتنا فرق ہے کہ کھاتے پیتے لوگوں کو شاید اس کا صحیح ادراک ہی نہ ہو۔ اس وقت ستر فیصد آبادی کی فی کس ماہوار آمدنی تین ہزار روپے سے کم ہے اور بیس فیصد تو ایسے ہوں گے کہ ڈیڑھ ہزار بھی نہیں کما پاتے۔ پھر یہی لوگ ہیں جنہیں نام کی کوئی مراعات نہیں ملتیں۔ ایسے لوگ اپنی اور اپنے گھر والوں کی زندگی برقرار رکھنے کے لئے کرپشن کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ ایسی مجبوری ہے کہ کرپشن کا جرم شاید قابل معافی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی غربت سے بچائے جو ایمان پہ حملہ آور ہو سکے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بداعمالی کا ارتکاب تو خوشحال لوگ کریں لیکن سزا پورے معاشرے کو ملے جس میں اکثریت غربت کے مارے لوگوں کی ہو۔ اس فیصلے کی حکمت کیا ہے۔ جو معاشرہ آپ اپنا دشمن نہ ہو اسے یہ فکر رکھنی چاہئے کہ اس کے ہاں اقتدار کی باگیں اور معاشی دولت کی کنجیاں کم ظرف اور بداخلاق لوگوں کے ہاتھوں میں نہ جانے پائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں کرپشن کی وبا کا اب یہی علاج ہے کہ عوام خوشحال طبقے کا بائیکاٹ کریں۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اپنے ووٹ سے تو انہیں محروم کر دیں۔

بقیہ امیر تنظیم کا دورہ حلقہ سرحد

آپ کے صحابہ کرامؓ نے عمل کیا۔

بدقسمتی سے ہم صرف دو طریقوں سے واقف ہیں۔ بیلٹ یا بلٹ۔ جب کہ ایک تیسرا طریقہ بھی ہے اور یہی طریقہ حضورؐ کے طریقے سے قریب تر ہے۔ اسی طریقے پر عمل کر کے ایرانیوں نے شاہ کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور پھر دو گز زمین بھی مل نہ سکی کوئے یار میں۔

27ر جولائی کو 11 بجے دن امیر تنظیم اسلامی نے بار ایسو سی ایشن صوابی سے خطاب فرمایا۔ وکلاء نے بڑی توجہ اور انہماک سے امیر محترم کا خطاب سنا۔ آپ نے اپنی نسبت حضرت شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی سے جوڑتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے علاقے کی بھی ایک اہم شخصیت باچا خان خان عبدالغفار خان اپنی نوجوانی کے دور میں حضرت شیخ الہند کے کارندوں میں سے تھے۔ یہ اس کمرے کے دروازے پر پہرا دیا کرتے تھے جس میں جمعیت علمائے ہند کا اجلاس ہوتا جس کی صدارت حضرت شیخ الہند فرمایا کرتے تھے۔

امیر محترم نے فرمایا کہ آج میں آپ کو دعوت دینے آیا ہوں کہ آپ نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد میں میرے دست و بازو بنیں۔ آپ ہی کا علاقہ جس کے بارے میں حضورؐ کی پیشن گوئیاں موجود ہیں کہ اس علاقے سے وہ لشکر نکلیں گے جو مہدی کی مدد کریں گے جو یہودیوں کے خلاف برسرپیکار ہوں گے۔ اسی لشکر کے لئے حضورؐ نے نجات کی خوشخبری دی ہے۔ آیئے کہ میں اور آپ اس خوشخبری کے مصداق بننے کی کوشش کریں۔

حلقہ سرحد میں امیر محترم کا آخری پروگرام ٹوپی میں جلسہ عام سے خطاب تھا۔ جامع مسجد میں بعد نماز عشاء امیر تنظیم نے خطاب کیا۔ بارش اور راستوں کے مسدود ہو جانے کے باوجود بہت بڑی تعداد میں حاضرین جلسہ میں موجود تھے۔ امیر محترم نے اپنے ڈیڑھ گھنٹے کے مفصل خطاب میں نظام خلافت کے اہم خدوخال واضح کئے اور دور خلافت راشدہ کی مثالوں سے اسلام کے اصول حریت اخوت و مساوات کو اجاگر کیا۔ یہی وہ اصول تھا جس کو سامنے رکھ کر قیام پاکستان کی جدوجہد کی گئی تھی اسی کا حوالہ معمار پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنی تقریروں میں دیا تھا لیکن افسوس کہ قیام پاکستان کی منزل کے سر ہوتے ہی ہم اپنے وعدوں کو بھول گئے۔ محمد علی جناح تو جلد ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور ان کے بعد وہ دھما چوکڑی مچی کہ الامان والحفیظ۔ ہمارے اسی طرز عمل کا نتیجہ ہے کہ آج بچا کھچا پاکستان اپنے استحکام اور بقا کی دہائی دے رہا ہے۔

ہے کوئی جو اس پکار پر لبیک کہنے والا ہو۔ ہے کوئی جو اللہ کی عطا کردہ اس "پاک سرزمین" پر اللہ کے دیئے ہوئے نظام عدل و قسط کو قائم کرنے کا عزم کرے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے "پاکستان" والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

مرتب: ڈاکٹر عبدالخالق
نائب امیر تنظیم اسلامی

بقیہ لاہور شمالی

21ر جولائی بروز جمعہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کی ذمہ داری بھی محمد مبشر صاحب ہی کی تھی۔ انہوں نے نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں کے حوالے سے گفتگو کی۔ اس کے بعد جناب ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی صاحب کے تفصیلی تعارف کی نشست ہوئی۔ محمد اشرف وصی صاحب نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ دوسری تنظیموں کی نسبت میں نے اس تنظیم میں دو منفرد باتیں دیکھیں۔ ایک یہ کہ سود کے خلاف جدوجہد اور دوسری اقامت دین کی جدوجہد کی فرضیت۔ موصوف سعودی عرب سے بنک کی نوکری چھوڑ کر اقامت دین کی جدوجہد کے لئے پاکستان تشریف لائے اور اس میں ہمہ تن لگے ہوئے ہیں۔

ٹھیک آٹھ بجے دوسری نشست ہوئی جو کہ تجوید القرآن کی تھی جسے حافظ محمد اشرف صاحب نے کنڈکٹ کیا۔ پونے نو بجے مطالعہ لٹریچر کی کلاس ہوئی جس میں "برعظیم پاک و ہند میں اسلامی انقلاب کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں" نامی کتاب سے کچھ اقتباس پڑھا گیا جسے محمد طارق جاوید صاحب نے کنڈکٹ کیا۔ ساڑھے دس بجے معین سوالات کے حوالے سے گروپ ڈسکشن ہوئی۔ ساڑھے گیارہ بجے ذاتی رابطے کے سلسلہ میں سامنے آنے والے سوالات اور مشکلات کا رفقاء نے باری باری اظہار کیا۔ اس پروگرام کو امیر تنظیم اسلامی لاہور شمالی محمد اقبال حسین صاحب نے کنڈکٹ کیا۔ اس کے بعد رفقاء کو تقسیم ہینڈ بل' اور نماز جمعہ کی تیاری کے لئے فارغ کر دیا گیا۔ پونے پانچ بجے پھر سے رفقاء جمع ہوئے اور ان سے اب تک کے ہونے والے پروگرام میں خامیوں اور خوبیوں کے متعلق آراء لی گئیں۔ عصر کی نماز کے بعد چند رفقاء کو کارنر میٹنگ کی تیاری کے لئے بھیج دیا گیا اور بقیہ رفقاء کی اس علاقے میں گھر گھر جلسہ میں شرکت کی دعوت کے لئے بھیج دیا گیا۔ تمام رفقاء نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا۔ بعد نماز مغرب جلسہ خلافت کا پروگرام ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض طارق محمد جاوید صاحب نے انجام دیئے۔ محمد مبشر صاحب نے نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے قیام پاکستان سے اب تک اسلامی نظام کے قیام میں پیش رفت کا جائزہ پیش کیا اور موجودہ استحصالی نظام کی خرابیوں کے متعلق آگاہ کیا اور کہا کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام کو جب تک وطن عزیز سے ختم نہیں کیا جاتا اس وقت تک ملک کے حالات درست نہیں ہو سکتے اور نہ ہی اس کے بغیر نظام خلافت کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ اس پروگرام میں 85 احباب شریک ہوئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا فرمائی اور اس طرح ہمارا یہ ایک روزہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس حقیر سے سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین

مرتب: غلام رسول
ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی لاہور شمالی

توسیع دعوت کا راز---ایک مشاہدہ۔

محمد غوری صدیقی

صبح کی سیر کے لئے روزانہ ایک مقامی باغ میں جانے کا معمول ہے جس میں لمبے لمبے سیمنٹ کے بنے ہوئے چار بنچ استادہ ہیں۔ کونے کے ایک بنچ پر دو بزرگ اپنا مختصر دعوتی بیان سناتے ہیں۔ چند دنوں میں یہ تعداد بڑھتے بڑھتے 8 تک پہنچ گئی۔ ایک صبح نعت پڑھی جا رہی تھی۔ پارک کے گیٹ کے پاس دو اصحاب کھڑے ہو کر دیکھنے لگے۔ بزرگ نے ان کی اس توجہ کو نوٹ کر کے نعت رکوائی اور خود چل کر تقریباً پچاس ساٹھ گز کے فاصلے پر ان کے پاس گئے ہاتھ ملایا' گلے سے لگایا۔ یہ استقبال ایک مقناطیس بن گیا اور وہ دونوں صاحب ان بزرگ کے ساتھ ان کی محفل میں چلے آئے۔ حاضرین نے اٹھ کر پرجوش استقبال اور مصافحہ کیا اور پھر محفل جہاں سے معطل کی گئی تھی وہیں سے دوبارہ شروع ہوئی البتہ دو اصحاب کا اضافہ ہو گیا جو سر جھکا کر دوسروں کی طرح عقیدت مندی کے ساتھ پوری محفل میں شامل رہے۔ ان کا سیکولرازم بھی رکاوٹ نہ بن سکا۔ یہ دونوں صاحبان راقم کے خیال میں سیکولر خیالات کے حامل تھے لیکن اس محدود مذہبی محفل میں اپنی عزت افزائی' استقبال' پذیرائی کی وجہ سے شامل ہوئے۔ معلوم ہوا کہ دعوت کوئی بھی ہو اس کی توسیع کا راز داعی کا اپنی ذات کی نفی' دوسرے کے آگے بچھ جانے' خود چل کر دوسروں کا استقبال کرنے' دوسروں کو بڑا سمجھنے اور اہل محفل کے اجتماعی حسن سلوک اور پذیرائی میں مضمر ہے اور یہی اپنی دعوت کے ساتھ اخلاص کا مظہر بھی ہے۔ اس سے داعی اور دعوت کی مخالفت ختم ہو کر مفاہمت اور پھر حمایت میں بدل جاتی ہے۔ تنقید' طعن اور طنز کے تیروں کے رخ مڑ جاتے ہیں' نظریات بدل جاتے ہیں' مخالفت کا جوش کم ہو کر آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے یا کم از کم داعی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے۔ یہ ہے ذاتی رابطہ اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک کو پیش نظر رکھئے آپ رب سے دعا فرماتے ہیں جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ "یا اللہ مجھے اپنی نگاہوں میں چھوٹا اور دوسروں کی نگاہوں میں بڑا بنا دے" اس دعا کا مصداق بننے کے لئے یہ طرز عمل ہر داعی کی شخصیت کا جزو لاینفک بن جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد وسیم کو لاہور جنوبی کا ناظم مقرر کر دیا گیا۔

لاہور (نامہ نگار) تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے سابق ناظم اور موجودہ امیر پروفیسر فیاض حکیم کی جگہ محمد وسیم کو لاہور جنوبی کا نیا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ شاہین آباد نزد گرڈ سٹیشن میں مقیم پرانے رفیق تنظیم ماسٹر مبارک علی نے حلقہ درس قرآن قائم کیا ہے۔ موصوف ہر روز بعد نماز عشاء قریبی جامع مسجد میں 15 تا 20 منٹ دورانیے کا درس قرآن کرتے ہیں۔ حاضرین کی تعداد 35 تا 40 کے قریب ہوتی ہے۔ لوگوں میں قرآن کو سمجھنے کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے۔ آپ اسی مسجد میں نماز جمعہ بھی پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے۔ آمین

مرتب: انجینئر طارق خورشید

وکالت کے شعبے سے تعلق رکھنے والے رفیق تنظیم جناب محمد شعیب عباس کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ امیر محترم کا خطاب بار ایسو سی ایشن راولپنڈی میں بھی ہونا چاہئے۔ ان کی یہ خواہش مرکز تک پہنچا دی گئی۔ چنانچہ مرکز سے اطلاع موصول ہوئی کہ ماہ جولائی میں بار سے خطاب کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیا جائے۔ امیر محترم کی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بار ایسو سی ایشن کے ذمہ دار حضرات کے ذریعے خطاب کا پروگرام 20ر جولائی بروز جمعرات طے کیا گیا۔ ساتھ ہی مرکز سے یہ اطلاع بھی موصول ہوئی کہ اگلے دن بروز جمعہ امیر محترم کا اسلام آباد میں خطاب جمعہ کا ارادہ ہے۔ خطاب جمعہ کے لئے مسجد موتمر عالم اسلامی کا انتخاب کیا گیا۔ ان دونوں پروگراموں کو فائنل کرنے کے بعد باقاعدہ مرکز کو اطلاع کر دیا گیا۔

حلقہ شمالی پنجاب کا

چار روزہ تربیتی کیمپ

تنظیم اسلامی کی دعوت اور رفقاء کی تربیت کے حوالے سے حلقہ میں مختلف پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جن میں کیمپنگ بھی شامل ہے۔ پہلے بھی مختلف جگہوں پر کیمپ لگائے جاتے رہے۔ چنانچہ اب یہ فیصلہ کیا گیا کہ مری کے گرد ونواح میں ایک ہفتے کا دعوتی و تربیتی کیمپ لگایا جائے۔ بعد ازاں امیر محترم کے دورہ کی وجہ سے پروگرام کو صرف چار دنوں تک محدود کر دیا گیا حلقہ لاہور ڈویژن سے بھی اطلاع موصول ہوئی کہ ساتھی سید ہشام مغربی اور وقار نصیر شریک پروگرام ہوئے۔

مری کے نواح میں کلڈنہ کے مقام کیمپ لگانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ ۱۲ر جولائی کو آٹھ رفقاء پر مشتمل ایک قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ اس سارے پروگرام کی ذمہ داری راقم کے کاندھوں پر تھی۔ ضروری ہدایات اور دعا کے ساتھ روانگی ہوئی۔ راستے میں مسنون دعائیں یاد کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ ساتھ ساتھ اپنی فکر کی پختگی کے لئے مذاکرہ بھی ہوتا رہا۔ سنی بنک کے مقام پر پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ جن کا عنوان "خلافت کی برکات" تھا۔ کلڈنہ پہنچ کر جگہ کا انتخاب کر کے خیمہ نصب کر دیا گیا۔ یہ خیمہ دو حصوں پر مشتمل تھا۔ خیمہ مین روڈ کے ساتھ ہی لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد رفقاء نے خصوصی بینرز لگائے۔ جن میں استقبالیہ بینرز 'منہج انقلاب نبوی' کے حوالے سے تیار کردہ بینر اور کئی دوسرے بینرز شامل تھے۔ کھانے کی فراہمی اور تیاری کے لئے شمس الحق اعوان صاحب اور ہشام مغربی صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نماز عصر کے لئے کلڈنہ کی جامع مسجد کے لئے روانگی ہوئی۔ نماز مغرب کے بعد سورہ نور کی آیت نمبر 55 کے حوالے سے مذاکرہ ہوا۔ جن رفقاء کو یہ آیت یاد نہیں تھی انہیں یہ آیت یاد کروائی گئی۔ نماز عشاء اور کھانے کے بعد رات کو پہرہ دینے کے لئے تمام ساتھیوں کی باری باری ڈیوٹی لگائی گئی۔

۱۳ر جولائی کو بعد نماز فجر جناب شمس الحق اعوان صاحب نے سورہ توبہ کی آیات 111، 112 کا درس دیا۔ کھانے اور آرام کے وقفے کے بعد پروگرام کا آغاز مذاکرے سے کیا گیا۔ جس کا موضوع "دین ومذہب کا فرق" تھا تمام ساتھیوں کو اس پر گفتگو کی دعوت دی گئی۔ اس موضوع کو سب سے زیادہ عمدہ طریق پر سید ہشام مغربی نے پیش کیا۔ جسے ساتھیوں نے بہت پسند کیا۔

مذاکرے کے دوران ہی اسلام آباد سے چار ساتھیوں پر مشتمل قافلہ رانا عبدالغفور صاحب کی قیادت میں کلڈنہ پہنچا۔ راولپنڈی سے طاہر عباس صاحب بھی پہنچ گئے۔ جمعہ المبارک کے حوالے سے دس مساجد میں پمفلٹس تقسیم کرنے کے لئے رفقاء کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ آرام اور چائے کے وقفے کے بعد آٹھ رفقا جھیکا گلی کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے ذمہ دار رانا عبدالغفور صاحب تھے۔ جھیکا گلی چوک میں نماز عصر کے بعد کارنر میٹنگ ہوئی۔ جس میں ضیاء الرحمٰن بخاری صاحب نے خطاب کیا۔ آخر میں پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ کچھ لوگوں نے سوالات کئے۔ مذاکرے کے پروگرام کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ تربیت کے حوالے سے رفقاء نے مذاکرے کی اس نشست کو سراہا۔ نماز عشاء اور کھانے کے بعد حسب سابق پہرے کے لئے ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اس رات شدید بارش ہوئی۔ ٹینٹ کے ایک حصے سے بارش کا پانی تیزی کے ساتھ اندر آنے لگا۔ ساتھیوں نے پھرتی سے کام کیا اور ایک نالی بنا کر پانی کا رخ موڑ دیا۔

15ر جولائی کو بعد نماز فجر وقار نصیر صاحب نے سورہ کہف کی آخری آیات کا درس دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ انسانیت اس وقت ایک زبردست دجالی فتنے اور مادہ پرستی کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔ وقفے کے بعد تربیتی نشست کا آغاز ہوا۔ موضوع تھا "فرائض دینی کا جامع تصور" اس نشست میں رفقاء نے خوب دلچسپی لی اور تمام باتوں کو غور سے سنا۔ تمام رفقاء کی رائے تھی کہ ایسے کیمپ لازماً منعقد ہونے چاہئیں۔ اور رفقاء کی وقتاً فوقتاً انقلابی فکر کے بنیادی موضوعات کے بارے میں تربیت ناگزیر ہے۔ نماز عصر کے وقت تین رفقاء نے جھیکا گلی کی جامع مسجد میں نماز عصر ادا کرنے کے بعد امام مسجد سے ملاقات کی۔ مسجد سے واپسی پر رفقاء نے سورہ نور کی آیت نمبر 55 کے حوالے سے پھر مذاکرہ کیا۔

16ر جولائی کو نماز فجر کے بعد راقم نے سورہ مومنون کی ابتدائی آیات کا درس دیا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ موضوع "منہج انقلاب نبوی" تھا۔ حسب معمول راقم نے ہی پروگرام کا آغاز کیا۔ اسلام اور دوسرے انقلابات کا ایک تقابلی جائزہ پیش کیا گیا اور اسلام کے اساسی نظریئے کا مفہوم پیش کیا جس کے بعد سید ہشام مغربی نے اسلامی انقلاب کے خدوخال کو واضح کیا۔ رفقاء نے سوال وجواب کئے۔ مذاکرے کے بعد واپسی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ جس کے بعد مشورے سے طے ہوا کہ بیروٹ میں ناظم حلقہ آزاد کشمیر خالد محمود عباسی صاحب سے ملاقات کی جائے۔ بیروٹ پہنچ کر پتہ چلا کہ رفیق تنظیم ایثار عباسی صاحب کے بھائی کا سڑک کے حادثے میں انتقال ہو گیا ہے۔ موصوف جواں سال تھے۔ جن کی حال ہی میں شادی ہوئی تھی۔ تعزیت کرنے کے بعد رفقاء نے راولپنڈی کے لئے رخت سفر باندھا۔

چار روزہ کیمپنگ کا یہ پروگرام تربیت کے اعتبار سے بہت عمدہ رہا۔

مرتب: ریاض حسین
نائب ناظم حلقہ

بقیہ اسرہ دیر

پر تفصیلی خطاب فرمایا جس میں 500 افراد نے شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت کے طریقہ کار پر گفتگو ہوئی۔ اعلان کے مطابق نوجوان عالم دین اور نئے ساتھی تنظیم جناب شفیق الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا۔ اس نشست میں قریباً 150 افراد نے شرکت فرمائی۔ خطاب جمعہ کے دوران اسی مسجد میں تبلیغی جماعت بھی پہنچ گئی۔ سہ پہر کے تین بجے کے بعد تبلیغی جماعت کے ساتھیوں اور دیگر احباب کے سامنے فرائض دین کا جامع تصور پیش کیا گیا۔ بعد ازاں رفقاء کے مشاورتی اجتماع میں تنظیمی امور پر بحث کی گئی۔ نماز عصر کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی جس میں 50 افراد شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دین کی دعوت کے اس اجتماعی کام کو ہماری نجات اخروی کا ذریعہ بنا دے۔ اور ہمیں دین کو صحیح طرح سمجھنے اور غلبہ دین کے لئے جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

مرتب: سعید اللہ خان
نقیب اسرہ دیر

☆☆☆

تنظیم اسلامی فیصل آباد

کی دعوتی سرگرمیاں

ماہ جولائی کے تنظیمی اجلاس میں دعوتی پروگراموں کے سلسلہ میں دو کارنر میٹنگز طے کی گئیں۔ پہلی کارنر میٹنگ اسرہ نگہبان پورہ کے تحت طارق آباد میں منعقد کی گئی۔ جمعہ 14ر جولائی کو اسرہ کے رفقاء 4 بجے سے قبل ہی طارق آباد پہنچ گئے۔ رفقاء دو گروپوں میں تقسیم ہو کر اہل محلہ کو پروگرام کی دعوت دینے کے لئے نکل گئے۔ 5 بجے کے قریب بقیہ رفقاء بھی مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔ جگہ منتخب کرنے کے بعد کرسیاں لگا دی گئیں۔ 2 بینرز بھی لگائے گئے تاکہ گزرنے والوں کو اطلاع ہو جائے۔ نماز عصر دو مختلف مساجد میں ادا کی گئی تاکہ وہاں پروگرام کی دعوت دی جا سکے۔ عصر کی نماز کے بعد 6 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بھائی عبدالرؤف نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ حافظ ارشد صاحب کی تلاوت قرآن سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ فرائض دینی کے جامع تصور اور انقلاب اسلامی کے طریق کار پر مبنی تنظیم اسلامی کی دعوت راقم الحروف نے پیش کی۔ سامعین جلسہ کو بحیثیت مسلمان اپنا نصب العین کو سامنے رکھنے اور اس کی خاطر جدوجہد کرنے کی ترغیب دی۔ بعد ازاں ناظم حلقہ محترم رشید عمر نے اپنے صدارتی خطاب میں کافر تہذیب کی طرف سے کی جانے والی یلغار کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ کے قانون عذاب کو بیان کرتے ہوئے پاکستان کے حالات موجودہ پر اس کا انطباق کیا اور لوگوں کو نظام خلافت کے قیام کے لئے تنظیم اسلامی کا ساتھ دینے کی ترغیب دی۔ پروگرام میں رفقاء سمیت تقریباً 70 افراد نے شرکت کی۔ آخر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دوسری کارنر میٹنگ اسرہ تاج کالونی کے زیر اہتمام محلہ اسلام نگر میں منعقد ہوئی۔ پروگرام سے 5، 6 روز قبل ہی اسلام نگر کے اردگرد مختلف مساجد کے باہر "قلمی وال پیپرز" لگائے گئے جن پر پروگرام کا موضوع، جگہ اور وقت کی اطلاع درج تھی۔ 21ر جولائی بروز جمعہ 4 بجے سے قبل ہی اسرہ تاج کالونی کے رفقاء اسلام نگر میں پہنچ گئے۔ ایک بڑا بینر "نظام خلافت کا قیام --- پاکستان کی بقا واستحکام" قریبی ہوٹل کے باہر لگایا گیا۔ جب کہ "جلسہ خلافت" کے عنوان پر مشتمل دوسرا بینر بھی ایک چوک میں لگا دیا گیا۔ بعد ازاں تین ٹیمیں تشکیل دی گئیں جو لوگوں کو دعوت دینے کے لئے نکل گئیں۔ نماز عصر تین مختلف مساجد میں ادا کی گئی تاکہ وہاں بھی لوگوں کو اطلاع دی جا سکے۔ 6 بجے پروگرام کا آغاز سلیم بھائی کی تلاوت سے ہوا۔ نقیب اسرہ محسن ندیم صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ پروفیسر خان محمد صاحب نے تنظیم اسلامی کی دعوت سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قانون عذاب کو بیان کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ آج امت مسلمہ اور اہل پاکستان عذاب الٰہی کا شکار ہو چکے ہیں۔ فرقہ بندی، اخلاقی بے راہ روی، ظلم، چوری، لوٹ مار، قتل وغارت گری اور تعصبات اللہ کے عذاب کی مختلف شکلیں ہیں۔ ان سے بچاؤ کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ کافرانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کر کے نظام خلافت کا قیام ہے۔ اس کے لئے قرآن کی طرف لوٹنا ہو گا۔ اپنے نفس اور اپنے گھر پر اسلام کو عملاً نافذ کرتے ہوئے ایک امیر کے تحت منظم جدوجہد کرتے ہوئے غلبہ اسلام کی سعی کرنا ہو گا وگرنہ عذاب کے کوڑے برستے رہیں گے۔ جلسہ کی صدارت میاں محمد اسلم صاحب نے کی۔

مرتب: شاہد مجید

بقیہ خطاب جمعہ

مثال ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے تو یہ سرحدی صوبہ تھا مگر اب تو ملک کے چاروں صوبے ہی سرحدی صوبے بن چکے ہیں۔ اگر ایک صوبے کا نام بلوچستان ہو سکتا ہے تو پختون آبادی والے صوبے کا نام پختون خواہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ نظام خلافت کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا دستور سمیت ہر قانون پر کتاب وسنت کی بالادستی تسلیم کرنے سے ہی ملک اسلامی ریاست کہلانے کا حق دار بن سکتا ہے جب کہ نواز شریف حکومت نے شریعت ایکٹ کے ذریعے آئین کو شریعت پر بالادست قرار دے کر سود کو تحفظ عطا کر دیا۔ امریکہ پاکستان میں کتاب وسنت پر مبنی نظام خلافت کے قیام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے جسے عوامی تحریک کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔ عوامی بیداری کے آگے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انہوں نے کہا نظام خلافت میں خلیفہ سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ صرف مسلمان ہی ہوں گے اور کسی غیر مسلم کو قانون ساز اداروں اور اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی ریاست کی قومیت کی بنیاد دین ہوتا ہے چنانچہ نمائندگی اور ووٹ کا حق مسلمانوں ہی کو حاصل ہو گا جب کہ غیر مسلم باشندوں کو جان ومال اور عزت آبرو سمیت مذہبی آزادی کا تحفظ حاصل ہو گا۔ انہوں نے کہا نظام خلافت میں جداگانہ قومیت اور جداگانہ انتخابات اسلامی ریاست کے بنیادی اصول ہیں۔ پاکستان کی زرعی زمین عوام کی اجتماعی ملکیت ہے جسے شمشیر فاروقیؓ کے ذریعے ہی جاگیرداروں اور زمینداروں کے قبضے سے واگزار کرایا جا سکتا ہے۔ غیر حاضر زمینداری کا موجودہ نظام کسانوں اور ہاریوں کی خون پسینے کی کمائی پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے چنانچہ نظام خلافت میں جاگیرداری اور غیر حاضر زمینداری کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہو سکتے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا انکم ٹیکس کا موجودہ نظام ظالمانہ اور لعنتی ہے۔ جس نے تاجر طبقے کو جھوٹا اور بے ایمان بننے پر مجبور کر دیا ہے۔

نظام خلافت میں حکمرانوں کے نافذ کردہ ٹیکسوں کی بجائے زکوٰۃ کا نظام نافذ ہو گا۔ کفالت عامہ کے ذریعے عوام کو بنیادی ضروریات کا بندوبست کر کے ملک کو فلاحی ریاست بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اسلامی نظام زکوٰۃ ضیاء الحق کے نافذ کردہ نظام سے یکسر مختلف ہو گا۔ زکوٰۃ کا موجودہ نظام "سیاسی رشوت" اور سود کا مرکب ہے۔ قانون کی نظر میں تمام شعبوں کو یکساں حیثیت حاصل ہو گی اور ملک کے کسی بڑے سے بڑے اہلکار یا عہدے دار کو خصوصی حیثیت حاصل نہیں ہو گی۔

اسلام کے سماجی نظام کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام میں مرد اور عورت کا دائرہ کار بالکل الگ ہے اور اسلام مخلوط معاشرت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ انگریز کے دور حکومت میں بھی اس قدر فحاشی وعریانی نہیں تھی جس قدر اب پھیلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا نظریاتی مملکت میں تہذیب وثقافت کی آڑ میں ڈانس اکیڈمیاں قائم کرنا اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا عورت کا دائرہ کار اس کا گھر ہے جب کہ مغرب نے عورت کو شمع محفل بنا کر اسے مردوں کی جنسی تسکین کے لئے محض ایک کھلونا بنا دیا ہے۔

> ناظم حلقہ گوجرانوالہ شاہد اسلم ہر پیر کو بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد نظام پور میں درس قرآن دیتے ہیں۔

بقیہ حلقہ پنجاب شمالی

کہ مغربی استعمار یورپ کی سرزمین پر کسی ایسے خطے کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ وہ وہاں انتظام وانصرام کے خود مالک بن جائیں۔

مغربی استعمار کی علامت اس وقت امریکہ ہے جو یہود کا آلہ کار بن چکا ہے۔ یہود ایک عالمی مالیاتی نظام کے تحت پوری دنیا کی اقتصادیات کو اپنے قبضے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کے ذریعے پوری دنیا کے وسائل پر قابض ہو کر وہ چاہتے ہیں کہ ملائی تو وہ خود کھاتے رہیں اور چھاچھ دوسروں کو دیتے رہیں۔

یہود کی اس سازش کے تحت عالم عرب تو پوری طرح امریکہ کے شکنجے میں آ چکا ہے۔ خلیج کی جنگ کے نتیجے میں عرب دنیا کے تمام وسائل امریکہ کے تصرف میں چلے گئے ہیں۔ مغربی استعمار کے اس منصوبے کی راہ میں عالم اسلام میں سے رکاوٹ اگر ہے تو وہ پاکستان، ایران، افغانستان اور روس سے آزاد نئی ریاستیں ہیں۔

مغربی استعمار چاہتا ہے کہ وہ ان کو ایک ایک کر کے اپنے راستے سے ہٹائے۔ اس وقت اس کا ٹارگٹ نمبر ایک ایران ہے اور پھر پاکستان۔ اگر یہ ممالک ایک بلاک کی صورت اختیار کر لیں تو نیو ورلڈ آرڈر جو حقیقتاً جیو ورلڈ آرڈر ہے کا راستہ روکنے کی یہ واحد شکل ہو گی۔ ورنہ یہ استعمار ایک ایک کر کے پوری اسلامی دنیا کو نگل جائے گا۔

پاکستان مغربی استعمار کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے کہ اس کی پشت پر 4 سو سال کی ایک تاریخ ہے۔ ایک ہزار سال گزر جانے کے بعد تجدیدی مساعی کا سارا عمل اسی خطے میں ہوا۔ دوسری سرزمین افغانستان جو کہ لاکھوں شہداء کے خون کی امین ہے۔ شہداء کا یہ خون ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔ ان شاء اللہ۔

21ر جولائی ہی کی شام تنظیم اسلامی راولپنڈی واسلام آباد کے رفقاء کا اجتماع تھا۔ اپنے امیر کی صحبت میں چند ساعتیں گزارنے کے لئے رفقاء نے پورے جوش وخروش سے اس اجتماع میں شرکت کی۔ دونوں تنظیموں کے امراء نے اپنی اپنی تنظیموں کے نقباء کا تعارف اور دعوتی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہمیں جن باتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے ان میں ایک یہ ہے کہ ہماری تحریک کی جڑ بنیاد کلیتہً قرآن حکیم پر ہے۔ موجودہ حالات کے حوالے سے میں نے جب بھی قرآن حکیم کی طرف رجوع کیا مجھے اس سے رہنمائی ملی ہے۔ قرآن حکیم نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا۔ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے۔ اور ہدایت کا منبع وسرچشمہ قرآن حکیم ہے۔ اس ہدایت پر خود عمل کیا جائے اور اسی کی دعوت دوسروں کو دی جائے۔

ہفتہ وار درس قرآن

گوجرانوالہ جناح روڈ عقب اسلامیہ کالج میں ہر جمعہ المبارک بعد از نماز مغرب درس قرآن کریم کی محفل رفیق تنظیم خورشید نبی نور کے ہاں ہوتی ہے۔ اسرہ گوجرانوالہ کے نقیب انجینئر طارق خورشید مدرس کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ یہ درس گزشتہ سال اکتوبر سے بغیر وقفے کے جاری ہے۔

☆☆☆

ناظم حلقہ گوجرانوالہ شاہد اسلم ہر ہفتے کھمکی میں نقیب اسرہ ڈسکہ محمد سلمان نذیر کی قیمگاہ میں درس قرآن دیتے ہیں۔

☆☆☆

پتہ:

مدیر: حافظ عاکف سعید
معاون مدیر: نثار احمد ملک
ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ـــــ 9184
شمارہ ـــــ 33
جلد ـــــ 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

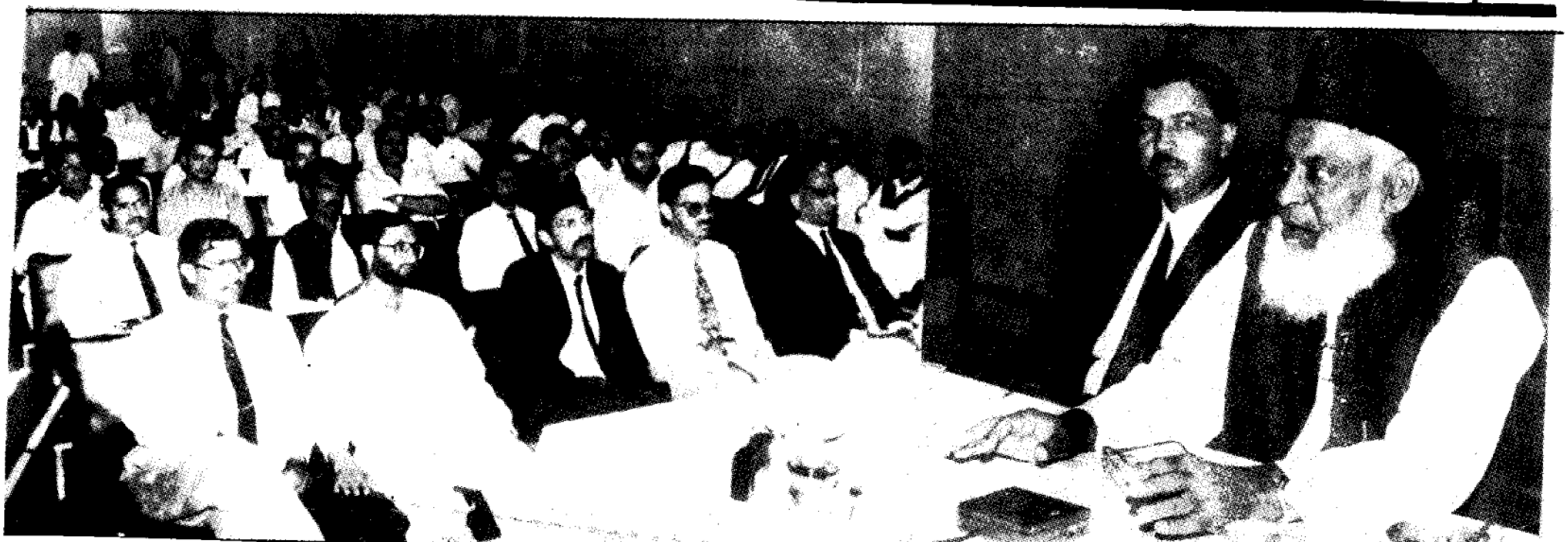

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد راولپنڈی بار ایسوسی ایشن میں وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے

امیر محترم کا دورہ حلقہ پنجاب شمالی

وسط ماہ جون میں راولپنڈی بار ایسوسی ایشن کی جانب سے امیر محترم کو خطاب کی دعوت موصول ہوئی۔ اہل علم و دانشور حضرات کو دین کی دعوت پہنچانے کے کسی موقع کو کیسے نظرانداز کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ کوئی اہم تر مصروفیت بھی نہ ہو اور صحت بھی سفر کی اجازت دے۔ طے ہوا کہ اسی سفر میں تھوڑا اور اضافہ کر کے اندرون سرحد کچھ مقامات میں بھی دعوتی پروگرام رکھے جائیں چنانچہ ناظم حلقہ سرحد کے مشورے سے چارسدہ، نوشہرہ، صوابی اور ٹوپی کے پروگرام طے ہوئے۔

20ر جولائی بروز جمعرات 11 بجے دن امیر محترم نے راولپنڈی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کیا۔ خطاب کا عنوان تھا "پاکستان کے موجودہ حالات میں سیرۃ النبی سے راہنمائی"۔

پاکستان کے موجودہ سنگین حالات کا تذکرہ اور ان حالات میں ہمیں قرآن و سنت سے کیا راہنمائی ملتی ہے۔ بحیثیت امت مسلمہ اس وقت ہماری حالت کیا ہے؟ ہر باشعور مسلمان اس چیز کو محسوس کرتا ہے کہ اقوام عالم میں بحیثیت قوم ہم پر ذلت اور مسکنت مسلط ہو چکی ہے۔

کم ہمتی و بزدلی کی اس سے بڑھ کر مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ بوسنیا اور کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور دنیا میں سوا ارب کی تعداد اور 56 کے قریب مسلمان ملک ہونے کے باوجود ہم ان کی مدد کرنے سے قاصر ہیں۔

بحیثیت امت مسلمہ ہماری یہ حالت کیوں ہے؟ یہ عذاب الٰہی ہمارے اپنے کرتوتوں کے سبب ہم پر مسلط ہو چکا ہے۔

اس عذاب الٰہی کی بدترین شکل وہ ہے جس میں ہم مسلمانان پاکستان گرفتار ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام کی آیت نمبر 65 میں بیان کیا ہے کہ "اور تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور پھر تمہیں ایک دوسرے کی طاقت کا مزا چکھائے" یعنی ایک مسلمان ہی اپنے بھائی کا دشمن بن جائے۔ وہ جنہیں دشمن کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا تھا خود آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ اس عذاب الٰہی سے نکلنے کی واحد صورت "توبہ" ہے۔

انفرادی سطح پر ہر شخص تہیہ کر لے کہ وہ اللہ کا "بندہ" بن کر زندگی گزارے گا۔ اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق بسر کرے گا اور اپنی معاشرت اور معیشت کو ہر نوع کے حرام سے پاک کرے گا۔ اور اجتماعی توبہ کے حوالے سے معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام کو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے تحت لانے کے لئے اجتماعی جدوجہد کی جائے اور موجودہ باغیانہ نظام کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم مصمم کیا جائے۔

امیر محترم اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرما رہے تھے اور پورا مجمع ہمہ تن گوش تھا۔ ایسی باتیں انہوں نے اس سے پہلے کب سنی تھیں اور امت مسلمہ کی زبوں حالی کی یہ تشخیص اور اس کا شافی علاج انہیں پہلے کہاں معلوم تھا۔ عزموں کو ایک نیا حوصلہ اور جذبات کو نیا آہنگ مل رہا تھا۔ ایسے ہی پختہ عزائم کو عمل کا جامہ پہنانے سے امت مسلمہ کی تقدیر بدل سکتی ہے لیکن ہمارے یہ جذبات بھی عارضی اور عزائم بھی خام ہیں کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے حالات بدل نہ چکے ہوتے۔ لیکن۔

نہیں ہے نو امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
کہ ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

دلوں کی زمین کی اس مٹی کے لئے قرآن کا ہل ہے جسے چلانے کی سعی تنظیم اسلامی کے امیر اور ان کے رفقاء ایک عرصے سے کر رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ امیر محترم نے معتمر عالم اسلامی کی مسجد اسلام آباد میں دیا۔ موضوع تھا "امت مسلمہ پر نئے عالمی استعمار یعنی نیو ورلڈ آرڈر کی یلغار اور اس کی مزاحمت کے ضمن میں پاکستان اور افغانستان کا کردار" عالم اسلام کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے امیر محترم نے فرمایا کہ اس وقت بوسنیا کی صورت حال بالکل ویسی ہی ہے جیسا کہ آج سے 50 سال قبل سپین کی تھی کہ اس وقت وہاں کوئی ایک مسلمان بھی زندہ نہیں رہنے دیا گیا۔ کچھ اسی قسم کی صورت حال بوسنیا کے مسلمانوں کو پیش ہے

باقی صفحہ 3

امیر تنظیم اسلامی کا دورہ چارسدہ، نوشہرہ، صوابی و ٹوپی

22ر جولائی کو چارسدہ کی جامع مسجد میں بعد نماز عصر امیر محترم کے خطاب کا موضوع نظام خلافت اور اسے قائم کرنے کا طریقہ کار تھا۔ امیر محترم کے خطاب کی تشہیر کے لئے تنظیم اسلامی کے رفقاء نے خوب محنت کی۔ بینرز کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے علاقے کے لوگوں تک دعوت پہنچائی گئی۔ اس محنت کا نتیجہ ہے کہ 300 کے قریب حاضرین جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ میں آپ کے پاس کسی سیاسی یا فرقہ وارانہ بات کے لئے حاضر نہیں ہوا بلکہ خالصتاً دین کی بات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ ہے نظام خلافت کو قائم کرنے کی دعوت۔

امیر محترم نے نظام عدل و قسط کی وضاحت کی جس کا ایک نمونہ خلافت راشدہ کی شکل میں آج سے 1400 سال قبل دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اس نظام خلافت کو قائم کرنے کی عملی جدوجہد کے لئے لوگوں کے جذبے کو مہمیز لگائی۔ امیر محترم نے فرمایا کہ جب تک ہم موجودہ کافرانہ اور باغیانہ نظام کو نہیں بدلیں گے ہماری قسمت نہیں بدلے گی اور حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ اس نظام کو بدلنے کے مختلف مدارج کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

سب سے پہلے ہر شخص اپنی ذات میں اللہ کا خلیفہ بنے۔ اپنے وجود اور اپنے گھر میں اللہ کا دین نافذ کرے جو لوگ یہ کام کر لیں اور اپنی معاش اور معاشرت کو شریعت کے مطابق بنائیں وہ ایک جماعت بنیں۔ جب تک طاقت کافی نہ ہو جائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر باللسان کا فریضہ سر انجام دیتے رہیں اور جب کافی طاقت ہو جائے تو اس باطل نظام کے ساتھ ٹکرا جائیں۔ یہی وہ واحد طریقہ ہے جس کے ذریعے کسی بھی نظام کو بدلا جاسکتا ہے۔ بعد نماز مغرب سوال جواب کی نشست ہوئی۔

23ر جولائی کو بعد نماز مغرب جامع مسجد نوشہرہ میں خطاب ہوا۔ یہاں پر حاضری 350 سے بھی متجاوز تھی۔ تنظیم اسلامی پشاور کے امیر نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تشہیری مہم کے ساتھ ساتھ انتظامی امور کو بڑی خوش اسلوبی کے سے نبھا رہے تھے۔ یہاں بھی امیر محترم کا خطاب نظام خلافت کے حوالے ہی سے تھا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ کو کفر ہرگز پسند نہیں ہے لیکن جب وہ لوگ جو اس کو ماننے والے ہیں اللہ کی کتاب و شریعت کے وارث ہونے کے ناطے وہ زمین پر اللہ کے نمائندے شمار ہوتے ہوں وہ اپنے طرز عمل سے اللہ کی غلط نمائندگی کریں تو ایسے لوگ کفار سے بڑھ کر اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ یہی غلط نمائندگی ہے جس کی بنا پر آج امت مسلمہ مغضوب علیھم کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

پوری امت مسلمہ پر تو اللہ کا عذاب مسلط ہے ہی مسلمانان پاکستان پر ایک اضافی عذاب اس وجہ سے آچکا ہے کہ ہم نے اللہ سے کئے گئے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ تحریک پاکستان کے وقت ہم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تو ہمیں ایک علیحدہ خطہ زمین عطا کر دے جس میں ہم خود اپنی مرضی کے مالک ہوں گے تو وہاں ہم دین کو نافذ کریں گے۔ اس وعدہ خلافی کی سزا ہے جس کے نتیجے میں پوری پاکستانی قوم نفاق باہمی اور عمل اور کردار کے نفاق میں مبتلا ہو چکی ہے۔ اس کی تلافی اسی طرح سے ممکن ہے کہ ہم اپنے اس وعدے کو وفا کریں یعنی اللہ کے دیئے ہوئے نظام زندگی یعنی نظام خلافت کو نافذ کریں لیکن یہ دین محض خواہشوں سے تو قائم نہیں ہو گا اور نہ محض دعاؤں سے اور نہ صرف وعظ و نصیحت سے بلکہ آئے گا تو صرف اسی طریقہ پر عمل کرنے سے جس پر حضورؐ اور

باقی صفحہ 3

پاک سرزمین پر اللہ کے دیئے ہوئے نظام عدل و قسط کو قائم کرنے کے عزم کا نام ہی "تنظیم اسلامی" ہے

اسرہ دیر اور تیمرگرہ کا مشترکہ دو روزہ دعوتی اجتماع

اسرہ دیر اور اسرہ تیمرگرہ کے رفقاء کے مشورہ پر مورخہ ۲۷ر جولائی کو بمقام بیبیوڑ جو کہ دیر سے دس کلومیٹر تیمرگرہ روڈ پر واقع ہے دو روزہ اجتماع کا پروگرام بن گیا۔ یہ پروگرام بعد از نماز عصر رکھا گیا۔ دیر سے راقم کے ساتھ دو رفقاء قبل از نماز عصر پہنچے۔ جب کہ دو رفقاء تیمرگرہ سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز عصر کے فوراً بعد رفیق تنظیم اسلامی جناب ممتاز بخت صاحب نے اعلان کیا اور دیر کے ایک نئے رفیق تنظیم اور نوجوان عالم دین جناب شفیق الرحمن صاحب نے منہج انقلاب نبویؐ پر تفصیلی خطاب فرمایا جو 40 منٹ تک جاری رہا، قریباً 80 احباب شریک رہے۔ قبل از نماز مغرب مقامی اور دیر کے رفقاء کے مابین تعارف کا سلسلہ جاری تھا کہ تیمرگرہ سے جناب محمد فہیم صاحب کی قیادت میں 6 رکنی جماعت پہنچ گئی۔ تعارف کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اعلان کیا گیا کہ اقامت دین کے موضوع پر مختصر نشست ہو گی۔ جناب محمد فہیم صاحب نے اسی موضوع پر مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔ اسی نشست میں قریباً 60 افراد نے شرکت کی۔ بعد میں رفقاء نے منتخب نصاب کی مختلف سورتوں کو دہرایا۔ اگلی صبح بعد نماز فجر درس قرآن جناب فہیم صاحب نے دیا۔ جس میں 15 احباب شریک ہوئے۔ ناشتہ کے بعد رفقاء کے لئے فرائض دینی کا جامع تصور پر مختصر گفتگو کرنے کا پروگرام ہوا۔ اور اسی دوران راقم کو دو ساتھیوں کے ہمراہ دعوتی ملاقات کرنے کا حکم ملا چنانچہ پورے بازار میں دعوتی گشت لگایا گیا اور اسی دوران "سرباٹ" سے چار رفقاء اور ڈوڈبا سے دو نئے رفقائے تنظیم بھی تشریف لے آئے۔ یہ پروگرام 11 بجے تک جاری رہا۔ جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ کیا گیا۔ خطاب جمعہ کی اجازت ملنے پر جناب محمد فہیم صاحب نے مسلمانوں کے موجودہ زوال اور خلافت علیٰ منہاج النبوت کا نظام دوبارہ لانے کے طریق کار

باقی صفحہ 3